آل انڈیا مسلم کانفرنس

کے

قواعد و ضوابط

مضامین ۲۰۷۳۹ صفحہ

مولانا محمد شفیع داؤدی ایم۔ ایل۔ اے۔ ورکنگ سکریٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس

نے

دی ڈیمی پرسیل لمیٹڈ بانکی پور میں چھپوا کر شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آل انڈیا مسلم کانفرنس

کے

قواعد وضوابط

۱۔ مسلمانانِ ہندوستان کی اس جمعیت کا نام آل انڈیا مسلم کانفرنس ہے۔

۲۔ اس کانفرنس کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں

(۱) ہندوستان میں مکمل ذمہ دار حکومت کی آئینی ترقی کے ہر زینہ میں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور اُن کے مفاد کے حصول کیلئے جدوجہد کرنا۔

(۲) مسلمانانِ ہند کو منظم کرنا اور اونکو برابر سرگرمِ عمل رکھنا۔

(۳) موجودہ اسلامی جمعیتوں میں جو آل انڈیا حیثیت رکھتی ہیں ہم آہنگی پیدا کرنا تاکہ وہ اپنی مخصوص حیثیت کو جو اون کیلئے مابہ الامتیاز ہے قائم رکھتے ہوئے اون مسائل پر جن سے [illegible] مسلمان بالعموم متاثر ہوتے ہوں مسلم رائے عامہ کو ظاہر کرسکیں۔

شرط شمولیت

۳۔ کوئی شخص بغیر نیشنل مسلم کریڈ مندرجہ ضمیمہ ۱ کو تسلیم کئے ہوئے نیز بغیر مبلغ ۔۔۔ فیس داخلہ کئے ہوئے آل انڈیا مسلم کانفرنس کا رکن نہیں ہو سکتا ہے۔

۴۔ یہ کانفرنس چار مفصلہ ذیل اجزا پر مشتمل ہوگی۔

(۱) کانفرنس کی جماعت عمومی۔

(۲) آل انڈیا منتظمہ بورڈ (اگزیکیٹو بورڈ)

(۳) مجلس عاملہ

(۴) مسلم کانفرنس کی صوبہ وار شاخیں۔

۵۔ کانفرنس کی جماعت عمومی حسب ذیل اراکین سے مرتب ہوگی۔

(۱) ابتدائی اراکین بموجب تجویز ۱ منظور شدہ تاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۲۹ء مندرجہ ضمیمہ ۲

(۲) مرکزی اور صوبہ جاتی مجالس قانون ساز کے منتخبہ مسلم اراکین۔

(۳) آل انڈیا حیثیت رکھنے والی اسلامی سیاسی جمعیتوں سے جنکو شرکت کا حق حاصل ہو جیسا کہ آئندہ مجلس عاملہ یہ حق عطا کرے تینتیس ۳۳ اراکین۔

(۴) مسلم کانفرنس کی صوبہ وار شاخوں کو اسقدر نمائندے منتخب کرنے کا حق ہوگا جتنے مسلمان اس صوبہ کے مجالس قانون ساز کے ممبر ہوں۔ ان کی تفصیل ضمیمہ ۳ میں درج ہے۔

(۵) مفصلہ ذیل صوبوں کو جہاں ابتک مجلس قانون ساز کا وجود نہیں ہے۔ نمائندے کی حسب ذیل تعداد منتخب کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

مغربی و شمالی صوبہ سرحد ۲۱

صوبہ دہلی ۱۰

صوبہ بلوچستان ۵

صوبہ اجمیر و مارواڑ ۳

(۴) کانفرنس کی مجلس عاملہ ہندوستان کے دیگر ممتاز مسلمانوں کو بھی اس جمعیت کا نمائندہ بنا سکتی ہے مگر اون کی تعداد تین سے زائد نہ ہوگی۔

۶۔ کانفرنس سال میں ایک مرتبہ اون تاریخوں میں اور اس مقام پر اپنا جلسہ منعقد کرے گی جسے مجلس عاملہ مقرر کرے۔ اگر ضرورت ہو تو مجلس عاملہ کسی وقت کسی مقام پر کانفرنس کا غیر معمولی اجلاس بھی منعقد کر سکتی ہے۔

۷۔ کانفرنس کے سالانہ جلسہ کا چیرمین منتظمہ بورڈ منتخب کریگا جو ایک سال تک یا جب تک دوسرا سالانہ جلسہ نہ ہو چیرمین رہیگا۔

۸۔ کانفرنس کے سالانہ اور غیر معمولی جلسوں میں وہی تحریک یا ورتجویز منظور شدہ سمجھی جائے گی جن کی تائید میں $\frac{3}{5}$ اراکین رائے دیں۔

منتظمہ بورڈ (اگزکیوٹو بورڈ)

۹۔ آل انڈیا منتظمہ بورڈ کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے جن کی فیس رکنیت ۱۰؎ سالانہ ہوگی۔

---

(۱) کونسل آف اسٹیٹ اور لیجسلیٹو اسمبلی کے منتخبہ مسلم ممبران

(۲) صوبہ جاتی مجالس قانون ساز کے منتخب شدہ مسلم ممبروں میں سے ایک چوتھائی جو اپنے صوبہ مسلم کانفرنس کے ممبر ہوں اور جنہیں اونکا صوبہ مسلم کانفرنس منتخب کرلے۔

(۳) مسلم کانفرنس کی صوبہ وار شاخیں اپنے صوبہ کے عام ارکین سے اتنی تعداد منتخب کرنے کی مستحق ہونگی جو اوس صوبہ کے کُل ممبران مجالس قانونساز کی ایک چوتھائی سے زیادہ نہ ہو۔

(۴) اون صوبوں میں جہاں مجلس قانونساز نہیں ہے حسب ذیل تعداد بورڈ کیلئے منتخب کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

مغربی و شمالی صوبہ سرحد	۶
صوبہ دہلی	۴
بلوچستان	۲
صوبہ اجمیر و مارواڑ	۱

(۵) آل انڈیا اسلامی جمعیتوں میں سے آٹھ ارکین جنہیں خود وہ جمعیتیں منتخب کریں گی۔

۱۰۔ آل انڈیا منتظمہ بورڈ کا کورم ۱۲ ہوگا۔

۱۱۔ منتظمہ بورڈ میں فیصلہ کثرت رائے سے ہوا کریگا۔

مجلس عاملہ

۱۲۔ مجلس عاملہ میں علاوہ عہدہ داران پچیس ممبر ہوں گے جو اسطرح منتخب کئے جائیں گے کہ ان میں ہندوستان کے ہر صوبہ کے نمائندے شامل ہوں۔

۱۳۔ مجلس عاملہ کو ہر سال آل انڈیا منتظمہ بورڈ منتخب کریگا اور اسکا قیام ایک سال تک یا اوس وقت تک جب تک کے جدید مجلس عاملہ کا انتخاب نہ ہوجائے رہیگا۔

۱۴۔ مجلس عاملہ کا کورم سات ارکین سے پورا ہوگا۔

۱۵۔ مجلس عاملہ میں فیصلہ کثرت رائے سے ہوا کرے گا۔

عہدہ داران

۱۶ کانفرنس کے عہدہ دار حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) ایک صدر

(۲) ایک چیرمین

(۳) نائبین صدر

(۴) ایک مالی سکرٹیری

(۵) ایک ورکنگ سکرٹیری

(۶) دو جنرل سکرٹیری

(۷) دو جائنٹ سکرٹیری

۱۷ صدر اور نائبین صدر کا انتخاب منتظمہ بورڈ کریگا۔ جو تین سال تک اپنے عہدوں پر رہیگا۔

۱۸ چیرمین کا انتخاب بھی منتظمہ بورڈ کریگا جو ایک سال تک یا جب تک دوسرا سالانہ جلسہ نہ ہو چیرمین رہیگا۔ اور منتظمہ بورڈ نیز مجلس عاملہ کا بھی چیرمین رہیگا۔

۱۹ بقیہ عہدہ داران کا انتخاب بھی منتظمہ بورڈ کرے گا جو ایک سال تک یا جب تک دوسرا سالانہ جلسہ نہ ہو عہدہ دار رہیں گے۔

صوبہ وار شاخیں

۲۰ ہر صوبہ وار شاخ اپنے اندرونی معاملات میں کامل آزاد ہوگی۔ البتہ جو قواعد وہاں بنائے جائیں وہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اصول و قواعد سے متضاد نہ ہوں۔ اور اسکی ایک نقل بہ نظر اطلاع

دتصدیق آل انڈیا مسلم کانفرنس کے منتظمہ بورڈ کے دفتر میں بھیجنا ہوگا۔

عام قاعدے

۲۱ اس دستور کے اجرا کیلئے اور اپنے کاموں کے انجام دہی کیلئے قواعد بنانے کا اختیار منتظمہ بورڈ کو حاصل ہوگا۔

۲۲ اس دستور کے رو سے اور منتظمہ بورڈ کیطرف سے جو کام مجلس عاملہ کے سپرد کیا جائے گا۔ اون کے انجام دہی کیلئے ضمنی قوانین بنانے کا اختیار مجلس عاملہ کو حاصل ہوگا۔

۲۳ اس دستور کے قواعد و ضوابط میں ترمیم و تنسیخ صرف کانفرنس کے عام جلسے میں حاضر شدہ ارکین ۲/۳ کے موافقت و رضامندی سے ہوسکے گی۔

۲۴ کانفرنس کے عام رقوم منتظمہ بورڈ کے اختیار میں ہونگے جو کسی بینک میں جسے منتظمہ بورڈ پسند کرے گا رکھی جائے گی۔ بینک سے روپیہ اسوقت برآمد ہوسکے گا جب چک پر مالی سکریٹری اور ایک سکریٹری کا دستخط ہو۔

۲۵ ہر وہ اہم مسئلہ جو مقاصد آل انڈیا مسلم کانفرنس کے حدود سے باہر ہو اگر منتظمہ بورڈ کے حاضر ممبران کی ۲/۳ تعداد اُسے پیش کرنا ضروری سمجھے تو وہ منتظمہ بورڈ اور کانفرنس میں پیش ہوسکے گا۔

ضمیمہ ۱

نیشنل مسلم کریڈ

مرتبہ

آل انڈیا مسلم کانفرنس منعقدہ دہلی بتاریخ یکم جنوری ۱۹۲۹ء

ہندوستان کا طرز حکومت وفاقی ہو

صوبوں کی حکومت کو کامل اختیار حاصل ہو

(۱) ہندوستان کی وسعت اور اسکی نسلی، لسانی، انتظامی، جغرافی یا ملکی تقسیمات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوستانی حالات کے مطابق صرف وفاقی ترکیبی حکومت ہی مناسب ہیں اور موزوں ترین طرز حکومت ہے جس میں ان صوبوں کو جو اس وفاقی حکومت کے اجزائے ترکیبی کی حیثیت رکھتی ہوں کامل خودمختارانہ اور فیصلہ کن اختیارات حاصل ہوں اور مرکزی حکومت کو صرف ان امور کے متعلق قطعی اختیارات حاصل ہوں جو مشترکہ مفاد سے تعلق رکھتے ہوں اور جو دستور اساسی کی رو سے خاص طور پر اسے تفویض کئے گئے ہوں۔

تین چوتھائی نمائندوں کی تائید ضروری ہے

(۲) یہ ضروری ہے کہ کوئی ایسا مسودہ قانون، قرارداد، تحریک یا ترمیم جو بین الملی معاملات کے متعلق ہو کسی مجلس مقننہ میں خواہ وہ صوبہ وار ہو یا مرکزی پیش کیا جائے یا زیر بحث نہ لایا جائے یا منظور نہ کیا جائے اگر اس ملت کے جس پر اسکا اثر پڑتا ہو خواہ ہندو ملت ہو یا مسلم ملت تین چوتھائی ارکان کی اکثریت اس مجلس مقننہ میں اسپر پیش کرنے اسپر بحث یا مباحثہ کرنے یا اسکو منظور کرنے کی

مخالفت کریں۔

موجودہ جداگانہ نیابت (۳) مسلمانوں کا یہ حق کہ مختلف ہندوستانی مجالس مقننہ میں جداگانہ حلقہ ہائے انتخاب کے ذریعہ اپنے نمائندے منتخب کریں، ملک کا مروجہ قانون ہے مسلمان اپنے اس حق سے بغیر اپنی رضامندی کے محروم نہیں کیئے جاسکتے۔

مستقبل میں مسلمانوں کی نیابت (۴) ان حالات کے ماتحت جو اسوقت ہندوستان میں موجود ہیں اور جب تک یہ حالات موجود رہیں گے مختلف مجالس مقننہ اور دیگر آئینی خود مختار مجلسوں میں مسلمانوں کی نیابت اپنے جداگانہ حلقہ ہائے انتخاب کے ذریعہ ضروری ہے تاکہ حقیقی نمائندہ جمہوری حکومت قائم کیجاسکے۔

مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ ضروری ہے (۵) اسوقت تک جب تک مسلمانوں کو یہ اطمینان نہ ہوجائے کہ دستور اساسی میں اُن کے حقوق اور مفاد کی مناسب حفاظت کیگئی ہے وہ کسی صورت میں بھی اسپر رضامند نہ ہونگے کہ خواہ مشروط یا غیر مشروط طریقہ پر مخلوط حلقہ ہائے انتخاب قائم کیئے جائیں۔

وزارتوں میں مسلمانوں کا حصہ (۶) مذکور الصدر مقاصد کیلیئے یہ ضروری ہے کہ مرکزی اور صوبہ جاتی وزارتوں میں مسلمانوں کو انکا واجبی حصہ حاصل ہو۔

مسلمانوں کی نیابت کا تناسب (۷) یہ ضروری ہے کہ مختلف مجالس مقننہ اور آئینی خود مختار مجالس میں مسلمانوں کی نیابت ایک ایسے طریقہ پر مبنی ہو جس سے اُن صوبوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے ان کی اکثریت میں کسی صورت سے بھی فرق نہیں آئے گا اور ان صوبوں جہاں مسلمانوں کی اقلیت ہے کسی حالت میں بھی ان کی نیابت اس سے کم نہ ہوگی جو ان کو موجودہ قانون کے ماتحت حاصل ہے۔

مرکزی مجالس میں ⅓ نشستیں (۸) ہندوستان کے تمام صوبوں میں مسلمانوں کی نمائندہ جمعیتوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ ہندوستان میں بحیثیت مجموعی مسلمانوں کے مفاد کے تحفظ کی غرض سے مرکزی مجالس مقننہ میں مسلمانوں کو ایک تہائی نیابت کا حق ملنا چاہیئے اور یہ کانفرنس مطالبہ کی کامل تائید کرتی ہے۔

سندھ کی علیحدگی (۹) نسلی لسانی جغرافیہ اور انتظامی وجوہ کی بنا پر صوبہ سندھ لغوبا حالاً بمبئی سے کوئی بھی مناسبت نہیں رکھتا اور اسکے باشندوں کے مفاد کے لحاظ سے اسکا غیر مشروط طور پر ایک ایسا علیحدہ صوبہ بنانا جسمیں ہندوستان کے دیگر صوبوں کی طرح اپنا علیحدہ نظام حکومت اور مجلس قانون ساز مرجبہ ہو ضروری ہے۔ ہندو اقلیت کو اسکے تناسب آبادی سے زیادہ اسیطرح مناسب اور موثر نمائندگی دیدیجائے جسطرح کہ مسلمانوں کو اُن صوبوں میں دیجائے جہاں اُن کی آبادی اقلیت میں ہو۔

صوبجات سرحد اور بلوچستان کیلئے اصلاحات۔ (۱۰) آئینی اصلاحات کا نفاذ صوبہ سرحد اور بلوچستان میں اسیطریقہ پر جو ہندوستان کے دیگر صوبوں میں اختیار کیا جائے ضروری ہے اور یہ نہ صرف ان اصولوں کے مفاد کے خیال سے بلکہ بحیثیت مجموعی تمام ہندوستان کی آئینی ترقی کے لحاظ سے بہتر ہے۔ ان صوبوں کی ہندو اقلیتوں کو اُن کے تناسب آبادی سے زیادہ اسیطرح مناسب اور موثر نمائندگی دیدیجائے جس طرح کہ مسلمانوں کو ان صوبوں میں دیجائے جہاں اُن کی آبادی اقلیت میں ہو۔

خدمات ملکی میں مسلمانوں کے حقوق۔ (۱۱) انتظام ہندوستان کے مفاد کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ دستور اساسی میں ایسا بندوبست کیا جائے جسکی رو سے سرکاری اور آئینی خود مختار مجالس کی ملازمتوں میں اہلیت کے واجبات کا مناسب لحاظ رکھتے ہوئے مسلمانوں کو دیگر ہندوستانیوں کیساتھ مناسب حصہ دیا جائے۔

اسلامی تمدن کا تحفظ (۱۲) ہندوستان کے موجودہ معاشرتی اور سیاسی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ ہندوستان کے دستور اساسی میں مسلمانوں کے تمدن کے تحفظ اور مسلمانوں کی تعلیم زبان، مذہب شخصی قانون اور مسلمانوں کے خیراتی ادارت کے تحفظ اور ترقی اور سرکاری امداد میں ان کے مناسب حصہ کیلئے مناسب تحفظات شامل کئے جائیں۔

دستور اساسی میں تبدیلی (۱۳) یہ ضروری ہے کہ دستور اساسی میں یہ قرار دیا جائے کہ ہندوستان کے دستور اساسی میں اسکے نفاذ کے بعد کوئی تغیر و تبدل اس وقت تک نہیں کیا جائیگا

کہ وہ تمام ریاستیں جن پر ہندوستانی وفاقی حکومت (انڈین فیڈریشن) مشتمل ہو متفقہ طور پر اس کی خواہش نہ کریں گی۔

مسلمانوں کا اعلان

(۱۴) یہ کانفرنس نہایت زور کے ساتھ اعلان کرتی ہے کہ ہندوستان کے مسلمان کسی دستور اساسی کو خواہ اسکو کوئی مرتب یا تجویز کرے اسوقت تک قبول نہیں کریں گے جبتک کہ وہ ان اصولوں کی تصدیق نہ کرے جو ان تجویزوں میں پیش کئے گئے ہیں۔

تجویز جملہ ارکان کی اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

ضمیمہ نمبر ۲

اسمائے گرامی ابتدائی ارکین جنہوں نے آل انڈیا مسلم کانفرنس منعقدہ دہلی بتاریخ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۲۸ء و یکم جنوری سنہ ۱۹۲۹ء کو موجودہ شکل میں منتقل کیا

نمبر ۱	سر عبدالقادر (آنریبل جسٹس) بیرسٹر	لاہور
نمبر ۲	سر ابراہیم رحمت اللہ صاحب اسمٰعیل بلڈنگ ہورنبی روڈ	بمبئی
نمبر ۳	مولانا محمد علی	دہلی
نمبر ۴	مولانا شوکت علی خلافت ہاؤس	بمبئی
نمبر ۵	مولوی محمد شفیع داؤدی	مظفرپور
نمبر ۶	حاجی عبداللہ ہارون ام۔ ال۔ اے۔	کراچی
نمبر ۷	نواب اسمٰعیل خاں بیرسٹر ام۔ ال۔ اے۔ مصطفیٰ کیسل	میرٹھ
نمبر ۸	مولانا سید مرتضیٰ صاحب بہادر ام۔ ال۔ اے۔ ٹرچنوپلی	مدراس
نمبر ۹	مخدوم سید رجن بخش ام۔ ال۔ اے	ملتان
نمبر ۱۰	ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب قادیان	پنجاب
نمبر ۱۱	مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب عقب کوچہ چیلان	دہلی
نمبر ۱۲	خان بہادر حاجی شیخ محمد رشید الدین احمد صاحب ... صدر اعظم جمعیت القریش	میرٹھ
نمبر ۱۳	مولانا عبدالماجد صاحب بدایون	(یوپی)
نمبر ۱۴	مولانا عبداللطیف فاروقی اڈیٹر آزاد ہند مائے پیٹا	مدراس

۱۵ سر محمد شفیع ..... اقبال منزل موزنگ روڈ لاہور

۱۶ حکیم جمیل خانصاحب ..... بلیماران .... دہلی

۱۷ سر محمد اقبال ..... بیرسٹر ..... مکلوڈ روڈ .... لاہور

۱۸ مولانا حسرت موہانی .... کانپور

۱۹ مولوی سید جالب صاحب .... اڈیٹر ہمت لکھنؤ

۲۰ مولانا مظہر الدین صاحب .... اڈیٹر الامان .... قاسم جان اسٹریٹ دہلی

۲۱ ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب ایم۔ ایل۔ سی ۲۵ اسٹینلی روڈ الہ آباد

۲۲ نواب ابوالحسن خانصاحب .... دہلی

۲۳ حکیم خلیل احمد صاحب .... مونگیر

۲۴ مولوی سید ظہور احمد صاحب ..... ایڈوکیٹ لکھنؤ

۲۵ حکیم ابوطاہر صاحب .... ۲۵ بیرنسر اسٹریٹ ..... کلکتہ

۲۶ خواجہ غلام السبطین صاحب .... خازن مسلم کانفرنس .... دہلی

۲۷ چودھری غلام رسول مہر .... اڈیٹر انقلاب .... لاہور

۲۸ مولانا سید حبیب صاحب .... اڈیٹر سیاست .... لاہور

۲۹ خانصاحب خواجہ گل محمد صاحب .... ایڈوکیٹ فیروزپور .... پنجاب

۳۰ مولوی محمد ایوب صاحب کھوڑو ایم۔ ایل۔ سی ..... لاڑکانہ سندھ

۳۱ میاں محمد شاہ ۔ ایم۔ ایل۔ سی ۔ .... حیدرآباد .... سندھ

۳۲ خان بہادر شاہ نواز بھٹو ایم ایل سی .... لاڑکانہ سندھ

۳۳ مولوی نور محمد صاحب ...... اڈیٹر اتحاد ...... پٹنہ

۳۴ قاضی احمد حسین .... ایم-ایل-سی ...... پھلواری شریف ... پٹنہ

۳۵ مولوی محمد یعقوب .... ڈپٹی پریسیڈنٹ اسمبلی .... مراد آباد

۳۶ مسٹر ظفر حسین صاحب ... جنرل رضاکاران .... صدر بازار ...... دہلی

۳۷ خان بہادر بابو بدر الدین صاحب .... آگرہ

۳۸ مولوی سید محمد حسین .... بار ایٹ لا ...... ۴ ماؤسٹن روڈ ...... الہ آباد

۳۹ مسٹر اے کے فضل الحق .... ۳۸ یوپین اسلیم لین .... کلکتہ

۴۰ قاضی مسعود حسن صاحب وکیل .... میرٹھ

۴۱ شاہ محمد مسعود احمد .... خلیل آباد .... نثول ۔ پٹنہ

۴۲ مولوی عبدالباری .... ایم-ال-سی .... میرٹھ

۴۳ راؤ عبدالحمید خاں .... ایم-ال-سی - .... مظفر نگر

۴۴ مولانا ذوالفقار علی خاں .... قادیان .... پنجاب

۴۵ خان بہادر خلیف اللہ صاحب .... ایم-ال-سی .... ٹرچنا پلی

۴۶ مولوی عبدالغنی صاحب .... ایم-ال-سی .. سیوان .. ضلع سارن

۴۷ خان بہادر محمد اسمٰعیل عرف جن صاحب .... ٹینہ سپٹی

۴۸ مسٹر سید عبدالعزیز صاحب .... بیرسٹر و کاشتا .... پٹنہ

ضمیمہ ۳

تعداد نمائندے صوبہ وار حسب دفعہ ۵ (۴) مطابق تعداد مسلم اراکین مختلف مجالس قانون ساز

صوبوں کا نام	تعداد اراکین کونسل	تعداد اراکین اسمبلی	تعداد اراکین کونسل آف اسٹیٹ	تعداد کل نمائندے
بنگال	۳۹	۶	۲	۴۷
پنجاب	۳۲	۶	۱	۳۹
صوبہ متحدہ (یو۔پی)	۲۹	۶	۲	۳۷
بہار و اڑیسہ	۱۸	۳	۱	۲۲
بمبئی	۱۴	۲	۱	۱۷
سندھ	۱۳	۳	۱	۱۷
مدراس	۱۳	۳	۱	۱۷
آسام	۱۲	۱	۱	۱۴
صوبہ متوسط (سی۔پی)	۷	۱	×	۸
	۱۷۷	۳۱	۱۰	۲۱۴

اسمائے گرامی عہدہ داران و ممبران مجلس عاملہ جن کا انتخاب بتاریخ ۷؍ نومبر ۱۹۳۳ء بمقام لکھنؤ زیر صدارت نواب محمد اسمٰعیل خان عمل میں آیا

عہدہ داران

نواب محمد اسمٰعیل خان مصطفےٰ کاسل۔ میرٹھ۔

سکریٹری:
نمبر ۱ مولوی محمد شفیع صاحب داؤدی ایم۔ ال۔ اے دفتر اتحاد پٹنہ
نمبر ۲ سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون ایم۔ ال۔ اے نیپیر روڈ کراچی
نمبر ۳ قاضی مسعود حسن صاحب ایڈووکیٹ میرٹھ

جوائنٹ سکریٹری:
نمبر ۱ شاہ محمد مسعود احمد ایم۔ ال۔ اے نتھلی بلڈنگ پٹنہ
نمبر ۲ سید حبیب شاہ اڈیٹر سیاست لاہور

مالی سکریٹری:
سید غلام السبطین بی۔ ال۔

نمبر ۱ میاں سر محمد شفیع صاحب لاہور
نمبر ۲ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب لاہور
نمبر ۳ مفتی محمد صادق صاحب قادیان
نمبر ۴ آنریبل ملک فیروز خان نون۔ لاہور
نمبر ۵ مولوی غلام رسول مہر صاحب اڈیٹر انقلاب لاہور
نمبر ۶ مولانا مظہر الدین صاحب مدیر الامان دہلی۔

۷۔ حکیم جمیل خاں صاحب بلیماران - دہلی

۸۔ آنریبل نواب محمد یوسف صاحب - لکھنو

۹۔ مولانا حسرت موہانی صاحب کانپور

۱۰۔ راجہ سید احمد علی صاحب علوی سلیم پور ہاؤس لکھنو

۱۱۔ سید ذاکر علی صاحب سکریٹری یو-پی پراونشیل مسلم کانفرنس۔ لکھنؤ

۱۲۔ مولانا شوکت علی صاحب خلافت ہاؤس بمبئی

۱۳۔ مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی

۱۴۔ سر ابراہیم رحمۃ اللہ صاحب پیڈر روڈ بمبئی۔

۱۵۔ شیخ عبد المجید صاحب کراچی۔

۱۶۔ آنریبل مسٹر حسین امام صاحب گیا

۱۷۔ مولانا سید مرتضیٰ صاحب بہادر ترچناپولی

۱۸۔ نواب صاحبزادہ سر عبد القیوم صاحب پشاور

۱۹۔ مولوی غفار شاہ صاحب - پشاور

۲۰۔ سر عبد الرحیم صاحب بیرسٹر پٹنہ

۲۱۔ مسٹر عبد الحلیم غزنوی صاحب - ۱۹ کینل اسٹریٹ - کلکتہ

۲۲۔ انریبل سید عبد الحفیظ صاحب - ڈھاکہ - بنگال

۲۳۔ مولوی عبد الوکیل صاحب پلیڈر دہتاری ضلع رائے پور۔ سی۔ پی

۲-۲۳۹

سید شمس الحسن صاحب - معرفت ڈاکٹر محمد حسن صاحب
قائم گنج
ضلع فرخ آباد

P.O. Kaimganj
Farrukhabad
U.P

دی
قومی پریس لمیٹڈ

محلہ بھنور پوکھر پٹنہ کو اردو داں پبلک کی سہولت کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اس کا سرمایہ تیس ہزار روپیہ رکھا گیا ہے۔ اور ایک حصہ صرف دس روپیہ کا ہے مگر خریداری کی درخواست کیساتھ صرف پانچ روپیہ دینا ہوگا۔